اس قتل عام کے دوسرے مکروہ مقاصد کے علاوہ ایک بڑا مقصد یہ تھا کہ اس کا الزام اسلامی فرنٹ کے سر تھوپ کر اسے بدنام کر دیا جائے' اور اسے الجزائر کی ساری بدحالی کا اصل مجرم قرار دے دیا جائے۔ دوسری طرف یہ کوشش بھی کی گئی کہ اسلامی فرنٹ یا اس کے بہی خواہوں کی طرف سے ملک میں ملی یک جہتی پیدا کرنے کی ہر کوشش ناکام بناتے ہوئے عوام کو ایسے یک طرفہ ڈراموں میں الجھا دیا جائے کہ اسلامی فرنٹ تنہا نظر آئے اور ملک میں ایک ایسا نیا سیاسی نقشہ تشکیل پا جائے جس میں فرنٹ نام کی کوئی چیز نہ ہو اور فرنٹ کی قیادت بھی اس یقین سے "دوچار" ہو جائے کہ الجزائر کی گاڑی اس سے چھوٹ گئی!

اس حکمت عملی کے تحت عام انتخابات کے نظام پر بحث چھیڑی گئی اور عام انتخابات اس انداز سے منعقد کروائے گئے کہ کسی اسلامی گروپ کی کامیابی کا خدشہ باقی نہ رہے۔ یہ احتیاط بھی کی گئی کہ انتخابات سے پہلے سیاسی پارٹیوں پر یہ قانونی پابندی عائد کر دی گئی کہ وہ اپنے نام کے ساتھ "اسلام" یا "اسلامی" طرح کا کوئی لفظ نہیں لگا سکتے۔ اسلامی فرنٹ تو پہلے ہی الیکشن سے باہر تھا اور اس سارے ڈھونگ کو مسترد کر رہا تھا' دوسری اسلامی تحریکوں مثلاً "تحریک اسلامی معاشرہ" نے اپنا نام "تحریک پرامن معاشرہ" (حماس) رکھ لیا۔ اسی طرح تحریک نہضت اسلامی نے اپنا نام صرف "تحریک نہضت" کر دیا۔

اس "احتیاطی تدبیر" کے علاوہ یہ تبدیلی بھی کی گئی کہ پولیس اور فوج کے لیے ان کے سنٹروں اور بیرکوں میں بنائے گئے انتخابی مراکز اور بدو قبیلوں کے لیے بنائے گئے گشتی انتخابی مراکز کی تعداد میں "قابل اطمینان" اضافہ کر لیا گیا۔ کیونکہ ان انتخابی مراکز میں پولنگ اور گنتی میں جھرلو کا تماشا دکھانا زیادہ آسان تھا۔ سیٹوں کی تعداد اور انتخابی حلقوں کی تشکیل نو کے ضمن میں بھی ہر طرح اپنی "تسلی" کی گئی اور پھر انتخابات کا "عظیم و تاریخی کارنامہ" انجام دے دیا گیا کیونکہ الجزائر ایک "جمہوری ملک" بن چکا ہے۔ جہاں کے عوام اپنی مرضی کی حکومت منتخب کرنے میں "آزاد" ہیں۔

ان انتخابات کے نتائج یہ رہے: کل نشستیں ۳۸۰' صدر کی پارٹی نیشنل ڈیموکریٹک ریلی: ۱۵۵' تحریک پرامن معاشرہ (حماس): ۶۹' ۴ آزاد شامل ہونے سے' ۷۳۔ نیشنل لبریشن فرنٹ: ۶۴' تحریک نہضت: ۳۴' باقی مختلف پارٹیاں: ۵۸

ان نتائج سے یہ اہم حقیقت سامنے آتی ہے اور اس پر عالمی مبصرین نے حیرت کا اظہار بھی کیا ہے' کہ اگرچہ حکومت نے ساری "احتیاطی تدابیر" اختیار کیں' اسلامی فرنٹ کو غیر قانونی قرار دے دیا گیا لیکن پھر بھی اسلام کی شناخت رکھنے والی پارٹیوں کو ۱۰۷ نشستیں حاصل ہو گئیں۔ ان پارٹیوں کو صرف اس لیے انتخابات میں شرکت کی اجازت دی تھی تاکہ مسلم دنیا کو دکھا سکیں کہ انتخابات منصفانہ تھے' ہم نے اسلامی پارٹیوں کو بھی الیکشن کا موقع دیا لیکن عوام نے ہی انھیں مسترد کر دیا (واضح رہے کہ ۹۲ کے الیکشن میں "حماس" کو

صرف پانچ نشستیں ملی تھیں اس لیے اس سے حکمرانوں کو یہ خطرہ نہیں تھا کہ وہ اسلامی فرنٹ کی طرح بھاری اکثریت حاصل کر سکے گی) لیکن یہ کیا ہوا کہ غیر خطرناک پارٹیاں بھی اتنی نشستیں لے گئیں۔

ان ۱۰۷ نشستوں کی یہی توجیہ کی جا سکتی ہے کہ تمام گرفتاریوں، قتل عام، الزامات اور پراپیگنڈے کے باوجود، اسلام اور اسلامی پارٹیوں سے الجزائری عوام کی محبت و تائید ختم نہیں کی جا سکی۔ اب بھی اگر اسلامی فرنٹ کو موقع دیا جاتا یا الیکشن منصفانہ ہوتے تو پارلیمنٹ میں اسلام پسند ہی بھاری اکثریت حاصل کرتے۔ ایک اور اہم حقیقت یہ بھی سامنے آئی ہے کہ انتخابات کے تمام تر دھوم دھڑکے کے باوجود اسلامی فرنٹ کو نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ "کوئی فیصلہ، کوئی مذاکرات، کوئی جمہوریت، کوئی امن و سلامتی فرنٹ کے قائدین عباسی مدنی اور علی بلحاج کو قومی دھارے میں شامل کیے بغیر ممکن نہیں ہے"۔ (نیوز ویک، ۱۹ جون ۹۷)

اسلامی فرنٹ کی قیادت کا یہ دو ٹوک اور واضح پیغام الجزائری عوام کے اس خدشے کو زبان دے رہا ہے کہ "الیکشن کا نتیجہ جو بھی ہو، ملک میں قتل و غارت جاری رہے گا" کیونکہ اسلامی فرنٹ ابھی تک لوگوں کے دلوں میں ہے، اور اسے عوام کے دلوں سے نکالنے کے لیے حکومت مزید قتل عام، دھماکے، گرفتاریاں اور خون ریزی جاری رکھے گی۔ الیکشن کے نتائج کو ابھی دو روز بھی نہیں گزرے کہ دارالحکومت سے ۲۵ کلومیٹر دور "برج البحریہ" میں ایک بم دھماکے نے پورا علاقہ دہلا دیا۔

جہاں تک حالیہ الیکشن کی ساکھ کا تعلق ہے تو اس پہ ایک الجزائری تاجر کا یہی تبصرہ کافی ہے کہ "اگر حکومت کو الیکشن کے نتائج کا پہلے سے پتا نہ ہوتا تو وہ کبھی یہ الیکشن نہ کرواتی"۔ خود اقوام متحدہ کی طرف سے الیکشن کی نگرانی کے لیے آئی ہوئی ٹیم نے اپنی رائے کے اظہار کے لیے جو پریس کانفرنس بلائی تھی، وہ عین موقعے پر یہ کہہ کر منسوخ کر دی کہ "انتخابات کے منصفانہ ہونے کا فیصلہ ہم الجزائری عوام پر چھوڑتے ہیں"۔ بعد میں اس ٹیم کے ایک رکن نے اپنا نام خفیہ رہنے کی شرط پر بتایا کہ دیہی علاقوں میں ہونے والی پولنگ کے متعلق ہمیں متعدد اعتراضات ہیں۔ واضح رہے کہ حکومتی اعلان کے مطابق دور دراز علاقوں میں پولنگ ۱۰۰ فی صد رہی۔ اسی کمیٹی کے ایک اور رکن نے کہا کہ "ہماری ٹیم کو فوجی بیرکوں اور پولیس تھانوں میں بنے انتخابی مراکز اور گشتی مراکز کی پولنگ دیکھنے کا موقع نہیں دیا گیا"۔

اب الیکشن کے بعد صدر نے سابقہ وزیراعظم یحییٰ ہی کو نئی حکومت بنانے کی دعوت دی ہے۔ واضح رہے کہ نئے قوانین کے مطابق وزیراعظم کا تقرر منتخب ارکان میں سے یا ان کے ذریعے نہیں، صدارتی فرمان کے مطابق ہو گا۔ دونوں اسلام پسند پارٹیوں: حماس جس کے قائد شیخ محفوظ نحناح ہیں اور تحریک نہضت جس کے قائد شیخ عبداللہ جاب اللہ ہیں، نے ابھی تک اپنے کردار کا اعلان نہیں کیا۔ اگر دونوں مل کر اپوزیشن کا کردار سنبھال لیں تو حکومت کے لیے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ لیکن امکان یہ ہے کہ اسلامی فرنٹ سے اختلافات کے باعث دونوں پارٹیاں یا کم از کم محفوظ نحناح کی پارٹی حکومت کے ساتھ اتحاد یا سمجھوتہ کر لے گی۔

رسائل و مسائل

راہ ہدایت پر

نماز باقاعدگی سے پڑھتی ہوں اور اسلام کا تھوڑا بہت مطالعہ کرتی رہتی ہوں جس سے مجھے ذہنی سکون ملتا ہے۔ میرے والدین مجھے کہتے رہتے ہیں کہ کتابوں کے علاوہ مجھے قرآن کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ میں نے آخری پارے سے شروع کیا تھا۔ تفہیم القرآن سے اسے سمجھ کے پڑھا تھا۔ پچھلے دنوں میں نے آپ کی کتاب Way to the Quran پڑھی۔ اس میں قرآن کو پڑھنے اور سمجھنے کا جو طریقہ آپ نے تجویز کیا ہے وہ مجھے بہت اچھا لگا ہے۔ ان شاء اللہ آیندہ اس کے مطابق قرآن کا مطالعہ کروں گی۔

اسلام کی طرف لوٹنے کے بعد مجھے اس بات کا احساس ہوا ہے کہ مسلمان ہونا محض انفرادی فعل نہیں ہے' اجتماعی ہے۔ میں خود پردہ نہیں کرتی ہوں لیکن جب میں کسی اور لڑکی کو حجاب میں دیکھتی ہوں تو مجھے اچھا لگتا ہے۔ اسی طرح جب ٹی وی پر مسجد میں جماعت کی تصویر آتی ہے تو دل خوش ہوتا ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ مجھے دعوت کے کام کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ اس بات پر میں آپ سے متفق نہیں ہوں۔ میرے خیال میں اوروں کو ٹھیک کرنے سے پہلے اپنے آپ کو ٹھیک کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں صحیح راستے پر آگئی ہوں' لیکن ابھی مجھے بہت طویل فاصلہ طے کرنا ہے۔ دعا کیجیے میری رفتار تیز ہو جائے۔ پھر شاید اس قابل ہو جاؤں کہ دوسروں کو راستہ دکھاؤں۔

میں پی ایچ ڈی کر رہی ہوں۔ تحقیقاتی مقالے کا موضوع میں نے مقبوضہ کشمیر رکھا ہے۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہاں مذہب' نسل پرستی اور سیاست کا آپس میں کیا رشتہ ہے۔ بہت دلچسپ موضوع ہے کیونکہ اس میں نہ صرف کشمیر کی تاریخ اور سیاست شامل ہے' بلکہ پاکستان اور بھارت کی بھی۔ اس کے علاوہ کشمیر میں مذہب کے اثر پر ریسرچ کرتے ہوئے میں نے موجودہ اسلامی احیا پر جو پوری اسلامی دنیا میں پھیلا ہوا ہے' کافی کچھ پڑھا ہے۔ ظاہر ہوتا ہے کہ مغرب اب کمیونزم کی جگہ اسلام کو ہوا بنا رہا ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ تقریباً ہر مسلمان ملک میں لوگ مغرب کو مسترد کر رہے ہیں اور ان میں اسلامی حکومت قائم کرنے کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے قائدین کو توفیق دے کہ وہ اس